اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ر
سہ ماہی ۷ ر
ماہوار ۲½ ر

فی پرچہ ۱ آنہ

یوم شنبہ

۱۹ ر شعبان سنہ ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵ ۲۶ ر ہجرت ۱۳۳۰ ہش ۲۶ ر مئی سنہ ۱۹۵۱ء نمبر ۱۲۲

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۵ ر مئی (برقیہ) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو آج پھر کل جتنا بخار ہو گیا۔ جمعہ کی نماز حضور نے مسجد مبارک میں پڑھائی۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لیک سکیس ۲۵ ر مئی خبر ملی ہے کہ روس نے کوریا میں مصالحت کرانے پر آمادگی کا اظہار کیا ہے اس صورت میں کہ ۳۸ درجہ عرض بلد کے خط کو عارضی صلح کی لائن مان لیا جائے اس خبر سے اقوام متحدہ کے حلقوں میں جنگ کوریا میں مصالحت کے سلسلے میں ایک نئی امید کی لہر دوڑ رہی ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

" وہ ایک نور تھا جو دنیا میں آیا اور تمام نوروں پر غالب آ گیا۔ اس کے نور نے ہزاروں دلوں کو منور کیا۔ اور اسی کی برکت کا یہ راز ہے کہ روحانی نور اسلام سے منقطع نہیں ہوئی۔ بلکہ قدم بقدم اسلام کے ساتھ چلی آتی ہے۔ ہم ایسی تازہ بتازہ برکتیں اس نبی کے دائمی فیض سے پاتے ہیں۔ کہ گویا اس زمانہ میں بھی وہ نبی ہم میں موجود ہے۔ اور اس وقت بھی اس کے فیوض ہماری ایسی ہی راہ نمائی کرتے ہیں کہ جیسا اس پہلے زمانہ میں کرتے تھے۔" (چشمہ معرفت صفحہ ۲۹۹)

ایران اینگلو ایرانین آئل کمپنی کے موجودہ ڈھانچے اور تیل کی پیداوار کو برقرار رکھے گا (مصدق)

طہران ۲۵ ر مئی۔ آج پریس کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے ایران کے وزیر اعظم ڈاکٹر محمد مصدق نے یقین دلایا کہ تیل کو قومی ملکیت میں لینے کے بعد حکومت اینگلو ایرانین کمپنی کے موجودہ نظم و نسق موجودہ ڈھانچہ اور تیل کی موجودہ پیداوار کو بحال رکھے گی۔ آپ نے اس سلسلے میں حکومت کے رویے کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ حکومت نے یہ فیصلہ اچھی طرح سوچ سمجھ کر کیا ہے۔ ایران اپنے عوام کے معیار زندگی کو بلند کرنا چاہتا تھا۔ اسی مقصد کے پیش نظر اس نے تیل کی صنعت کو قومی ملکیت میں لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ڈاکٹر محمد مصدق نے کہا ایران بے شمار دولت کا مالک ہے۔ لیکن اس کے اپنے باشندے انتہائی افلاس میں زندگی گزار رہے ہیں۔ تنگدستی کو دور کرنے کے لئے حکومت کے سامنے دو ہی راستے تھے۔ یا تو وہ بیرونی ممالک سے قرضہ حاصل کرتا یا اپنے ہی وسائل سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا وسائل میں سے سب سے بڑا وسیلہ تیل ہی تھا لہٰذا اس نے اسے قومی ملکیت میں لینے کا فیصلہ کر لیا۔ کیونکہ بیرونی ممالک سے ہر ممکن کوشش کے باوجود وہ قرضہ حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہوا تھا۔

لنڈن ۲۵ ر مئی برطانوی حکام نے چھاتہ بردار فوج کا ۱۶ واں بریگیڈ مشرق وسطیٰ بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ بریگیڈ فی الحال قبرص میں رکھا جائے گا۔

— کراچی ۲۵ ر مئی آج یہاں ایک کپڑے کے کارخانے کا سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب پر گورنر جنرل پاکستان نے بتایا کہ پاکستان اس وقت اپنی ½ ضرورت کا سوت اور کپڑا تیار کرنے کے قابل ہو گیا ہے۔

تصفیہ طلب مالی امور پر وزرائے خزانہ کی کانفرنس شروع ہو گئی

نئی دہلی ۲۵ ر مئی۔ آج یہاں پاکستان اور ہندوستان کے وزرائے خزانہ کی کانفرنس دونوں ملکوں کے تصفیہ طلب امور پر غور کرنے کے لئے شروع ہوئی کانفرنس دونوں ملکوں کے اعلیٰ مالیاتی حکام کے علاوہ سٹیٹ بنک آف پاکستان اور ریزرو بنک آف انڈیا کے گورنروں نے بھی شرکت کی۔ کانفرنس کے شروع میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر غلام محمد وزیر خزانہ نے اس امید کا اظہار کیا کہ یہ کانفرنس ان تمام مالی امور کے تصفیے میں کامیاب ہو جائے گی۔ جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پیچیدہ ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اور وزیر خزانہ ہندوستان نے کہا کہ ہم اس کانفرنس میں ان تمام امور پر اس نیت سے غور کریں کہ ان جھگڑوں کے حل کا کوئی مشترکہ و متفقہ منصوبہ تیار ہو جائے۔ اس کے بعد تصفیہ طلب امور کے بنیادی حقائق کی جانچ پڑتال کے لئے مختلف سب کمیٹیاں قائم کی گئیں۔ یہ کمیٹیاں کل اپنی رپورٹیں کانفرنس کو پیش کریں گی۔

ہم بائیں ہاتھ ہی چلیں گے

کراچی ۲۵ ر مئی۔ حکومت پاکستان نے کمیٹی کی یہ سفارش مسترد کر دی ہے کہ آئندہ کے لئے پاکستان میں "دائیں ہاتھ چلو" کے اصول پر ٹریفک کی بنیاد رکھی جائے۔ اعلان میں بتایا گیا ہے حکومت پاکستان "بائیں ہاتھ پر چلو" ہی کے طریق پر عمل کرتی رہے گی۔

— زیارت ۲۵ ر مئی۔ بلوچستان کی اصطلاحاتی تحقیقاتی کمیٹی نے آج یہاں اپنا کام ختم کر لیا۔ امید ہے کہ کمیٹی آئندہ ۳ ماہ کے اندر اندر حکومت پاکستان کو اپنی رپورٹ پیش کر دے گی۔

گلگت اور چترال میں طبقات الارض کا سروے

کوئٹہ ۲۵ ر مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ اگلے مہینہ میں گورنر جنرل پاکستان تیل کی کھدائی کے کام کا افتتاح کریں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان پٹرولیم کمپنی نے جو اس علاقے سے تیل نکالنے کا کام کرے گی۔ تمام انتظامات مکمل کر لئے ہیں۔ کشمور اور رشوئی کے درمیان پختہ سڑک بنا دی گئی ہے۔

ایک اور اطلاع کے مطابق گلگت اور چترال کے معدنی وسائل کا جائزہ لینے اور ان سے فائدہ اٹھانے کے لئے پاکستان کے محکمہ طبقات الارض نے ایک وسیع منصوبہ تیار کیا ہے۔ آسٹروی ماہرین جو پاکستان آ رہے ہیں۔ وہ جلد ہی گلگت روانہ ہو جائیں گے۔

میٹرک کے امتحان میں احمدی نوجوان منیر احمد رشید پنجاب بھر میں دوم رہے

لاہور ۲۵ ر مئی۔ یہ امر قارئین الفضل کے لئے موجب مسرت ہو گا کہ امسال میٹرک کے امتحان میں پنجاب بھر میں دوسرے درجہ پر رہنے کا اعزاز ایک احمدی نوجوان عزیزی منیر احمد رشید پسر میاں محمد اسحٰق صاحب سنوری کو حاصل ہوا ہے۔ منیر احمد رشید مسلم لیگ ہائی سکول ایمپریس روڈ کی طرف سے امتحان میں شریک ہوئے۔ اور کل نمبر ۸۵۰ میں سے ۷۵۲ نمبر حاصل کئے۔ یاد رہے کہ اقبال حسین سے پہلے سنہ ۱۹۵۰ء تک کا یونیورسٹی کا میٹرک کا ریکارڈ ۷۵۲ ہی کا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ کامرانی عزیز کو مبارک کرے۔ اور اسے آئندہ دینی و دنیوی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

متروکہ اراضی کے دعاوی کی میعاد میں توسیع

لاہور ۲۵ ر مئی۔ حکومت پنجاب نے متروکہ اراضی کے سلسلے میں دعاوی پیش کرنے کی تاریخ میں توسیع کا فیصلہ کیا ہے۔ جو لوگ ۲۸ ر فروری تک اپنے دعاوی پیش نہیں کر سکے۔ ان کی درخواستیں آج بھی لی جائیں گی۔ صرف اتنا فرق ہو گا۔ کہ ان کی درخواستیں ان ضلعوں کے لئے لی جائیں گی۔ جن کی آبادی گنجان نہیں ہے۔

— ٹوکیو ۲۵ ر مئی۔ آج اقوام متحدہ کی ۸ ویں فوج کے کمانڈر نے اعلان کیا۔ کہ وہ ۳۸ ویں درجہ عرض بلد کو عبور کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے۔ آج اتحادی فوجیں ۵ میل اور آگے بڑھ گئیں۔

آب نیل کا مسودہ قانون واپس لے لیا گیا

خرطوم ۲۵ ر مئی۔ سوڈانی مجلس قانون ساز کے ایک رکن محمد صلاح الامین نے اسمبلی میں پیش ہونے سے پہلے یہ مسودہ قانون واپس لے لیا ہے۔ کہ دریائے نیل کے پانی کو ایک بین الاقوامی ادارہ کے سپرد کر دیا جائے۔ اور اس طرح ۱۹۲۹ء کا معاہدہ نیل منسوخ کر دیا جائے (اسٹار)

جامعۃ المبشرین میں دو لیکچر

ربوہ ۲۴ ر مئی۔ مکرم عبد السلام صاحب اختر نے حسب ذیل اطلاع ارسال کی ہے۔

۱۔ ۲۸ ر مئی سنہ ۱۹۵۱ء بروز پیر صاحبزادہ میاں عبد الوہاب صاحب عمر جامعۃ المبشرین کے تحقیقاتی لیکچروں کے سلسلہ میں "حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے طبی کمالات" کے موضوع پر مقالہ پڑھیں گے۔

۲۔ ۱۰ ر جون سنہ ۵۱ء کو بروز اتوار محترم قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور طلبہ اور اساتذہ سے خطاب فرمائیں گے۔ آپ کے خطاب کا موضوع ہو گا "ایک مبلغ کے لئے نفسیات کا علم کیوں ضروری ہے؟"

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

تعلیم الاسلام کالج لاہور

تعلیم الاسلام کالج میں داخلے کے سلسلہ میں احباب جماعت کی یاددہانی کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد شائع کیا جاتا ہے۔

"چاہیئے کہ ہر احمدی تعلیم الاسلام کالج میں اپنے لڑکے کو داخل کروائے اور اس بارے میں لڑکے کی مخالفت کی پروانہ کرے۔ تاکہ دینیات کی تعلیم ساتھ ساتھ ملتی رہے۔ خاکسار مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح"

نوٹ:۔ ایف۔ اے ایف۔ ایس۔ سی کا تمام مضامین میں داخلہ انشاء اللہ میٹرک کے نتیجہ نکلنے کے دس دن بعد شروع ہو کر دس دن تک جاری رہے گا۔ (یعنی ۴ جون سے ۱۴ جون تک)

(پرنسپل)

ایک مفید اور ضروری تجویز

برادرم چوہدری محمد مالک صاحب اوکاڑہ تحریر فرماتے ہیں

ہم نے اپنی مجلس عاملہ کے اجلاس منعقدہ ۴/۵/۵۱ میں یہ فیصلہ کیا کہ باقاعدہ ایک سیکرٹری زکوٰۃ مقرر کیا جائے۔ جو صاحب نصاب احباب سے زکوٰۃ کی وصولی کا انتظام کر کے مرکز میں بھجوائے۔ چنانچہ جماعت نے خاکسار کو جو اسسٹنٹ سیکرٹری مال مقرر کیا ہے اور زکوٰۃ کا شعبہ خصوصی میرے سپرد کیا ہے۔ میں نے چند دنوں میں جو تجربہ کیا ہے وہ یہ ہے۔ کہ احباب سے اس رنگ میں مطالبہ ہی نہیں کیا گیا۔ ورنہ وہ نہایت بشاشت قلبی سے زکوٰۃ کی ادائیگی کے واسطے تیار ہیں۔ محض عدم علم اور عدم مطالبہ کی وجہ سے وہ اس اہم فریضہ کی ادائیگی سے محروم رہے ہیں۔ دو تین دن کے اندر اندر میں نے تقریباً ۷۰۰ روپیہ نقد وصول کر لیا ہے اور تقریباً ۴۰۰ روپے کے وعدے ہیں۔ اور تقریباً ۴۰۰ مزید ملنے کی توقع ہے۔ جن دوستوں کو ابھی ہم مل نہیں سکے۔ اس طرح امید ہے ۱۵۰۰ روپے کی رقم وصول ہو سکے گی۔

یہ نہایت عمدہ اور مفید تجویز ہے دوستوں کو اس مثال کی تقلید کرنی چاہیئے۔ اور بڑی جماعتوں میں ایک ایک سیکرٹری زکوٰۃ کی وصولی کے لئے مقرر کر کے مرکز کو فوری اطلاع دی جائے۔ تاکہ مسائل زکوٰۃ سے واقف کرنے کے لئے ان کو ضروری لٹریچر بھجوایا جا سکے۔ (نظارت بیت المال ربوہ)

تبلیغ کیلئے خدمت خلق نہایت ضروری ہے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:۔

"مجلس خدام الاحمدیہ اس لئے قائم کی گئی تھی کہ نوجوان خدمت خلق کر کے لوگوں کو اپنی طرف مائل کریں۔ اگر وہ خدمت خلق کرتے تو یقیناً تبلیغ کے راستے کھل جاتے۔ راستہ بھولے ہوئے کو بتلانا بے شک خدمت خلق ہے لیکن اس طرح تبلیغ نہیں ہو سکتی۔ تبلیغ ایسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ آپ اپنے محلہ اور اپنے گاؤں میں بیواؤں اور محتاجوں کی خدمت کریں۔" (فرمودہ ۲۲ اکتوبر سنہ ۱۹۵۰ء مجلس شوریٰ)

حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کے مطابق آپ اپنے اردگرد کے لوگوں کی جو محتاج ہیں خدمت کریں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے بندوں کی خدمت کریں گے اور خدا تعالیٰ آپ کے لئے تبلیغ کے راستے کھول دے گا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کو خوش کرنے کا اور اس کی نصرت حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ خدمت خلق ہے۔ اور خدمت خلق بہترین ذریعہ ہے لوگوں کے قلوب کو فتح کرنے کا۔ پس آیئے اور خدمت خلق کے ہتھیار سے لیس ہو کر لوگوں کے قلوب کو فتح کیجئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کرے۔ (مہتمم تبلیغ خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

صدقہ اور دُعا

آج بتاریخ ۱۸/۵/۵۱ بعد نماز جمعہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق دعا کی گئی۔ اور مبلغ ۱۲ روپے کی رقم بغرض صدقہ چندہ جمع کر کے مرکز میں ارسال کی گئی۔ عبدالکریم دیہاتی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ جیکب آباد سندھ

ایک عجیب بات

کیا یہ عجیب بات نہیں کہ لوگ ایک طرف تو یہ تسلیم کرتے ہیں کہ دوسرے کے مال سے انہیں اپنا مال زیادہ پیارا ہوتا ہے۔ مگر عملاً وہ یہ کر رہے ہوتے ہیں کہ وہ مال جو انہوں نے اپنے ساتھ لے جانا ہوتا ہے۔ یا جس نے ان کی نیک نامی کا موجب بننا ہوتا ہے۔ اس سے تو وہ پیار کرتے اور کوشش کرتے ہیں کہ مذہبی یا قومی ضروریات پر روپیہ خرچ کرنے کی بجائے اسے جمع رکھا جائے۔

مگر حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا ہوا مال ہی انسان کو خلود بخشتا ہے جمع کیا ہوا مال خلود نہیں بخشتا۔

اگر آپ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تحریک جدید کی تبلیغی سکیم بیرون ممالک میں شامل ہیں اور ابھی تک اپنا وعدہ پورا نہیں کیا ہے تو آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ سال میں سے ۶ ماہ کا عرصہ ۳۱ مئی کو ختم ہو رہا ہے۔ اور آپ نے ابھی تک چھ ماہ میں کچھ بھی ادا نہیں کیا۔ حالانکہ نصف وعدے سے زیادہ رقم تو اب تک ادا ہونی چاہیئے۔ آپ کو چاہیئے کہ تحریک جدید کا وعدہ ۳۱ مئی ۱۹۵۱ء سے قبل پورا کریں۔ تاکہ آپ سابقون الاولون میں ہو جائیں۔ اور آپ کا نام بھی وعدہ کرنے والوں کی فہرست میں ۳۱ مئی کو دعا کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے آمین

وکیل المال تحریک جدید

رپورٹ احتجاجی اجلاس جماعت احمدیہ جہور چک ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ

مورخہ ۱۰/۵/۵۱ کو جماعت احمدیہ جہور چک ۱۱۷ کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت چوہدری محمد اکرام خان صاحب منعقد ہوا۔ اجلاس میں پاس ہوا کہ حکومت پاکستان کے جملہ ارکان کی توجہ احرار کی تخریبی کارروائیوں کی طرف منعطف کرائی جائے۔ اس شر انگیز ٹولہ نے جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں ہر جگہ فتنہ و فساد پیدا کر کے ملک کے امن کو برباد کر رکھا ہے۔ ان کے نام نہاد لیڈر عوام کو شرارت پر اکسا رہے ہیں۔ حالات دن بدن خراب ہوتے جا رہے ہیں۔ انہوں نے جماعت احمدیہ جیسی وفادار جماعت کو بدنام کرنے اور شر انگیزی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ حتیٰ کہ اب جماعت احمدیہ کی مساجد کو جن میں خدا کے فضل سے پانچ وقت خدا اور اس کے رسول کا ذکر بلند ہوتا ہے۔ گرانے اور جلانے سے بھی دریغ نہیں کیا جا رہا۔ چنانچہ سمندری ضلع لائلپور میں جماعت احمدیہ کی مسجد کو احراریوں نے جلا دیا۔ جماعت احمدیہ ایسی خلاف امن حرکات کو برداشت نہیں کر سکتی بلکہ سخت نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتی ہے احرار طرح طرح کی فتنہ پردازی سے ملک کے اندرونی حالات کو خراب کر رہے ہیں۔ سمندری کی مسجد کو آگ لگانے والا واقعہ احراریوں کی تازہ شر انگیزی پر دال ہے۔ ہم حکومت کو توجہ دلاتے ہیں کہ اگر اس گروہ کی مذموم حرکات کی روک تھام نہ کی گئی تو ان لوگوں سے خطرہ ہے کہ وہ ملک میں سخت فساد پیدا کر دیں۔

حکومت کی خاموشی ان لوگوں کو زیادہ سے زیادہ گستاخ اور قانون شکن بنا رہی ہے۔ حالانکہ اس کا فرض ہے کہ عوام میں اشتعال پیدا کر کے جو ایسی حرکات کرواتے ہیں ان کے خلاف فوری طور پر قانونی کارروائی کرے۔ اور ملک کے امن کو برباد ہونے سے بچائے۔ نیز سمندری کی مسجد کو آگ لگانے والوں کو ان کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے [illegible] اور شر پسند عناصر کی خفیہ اور ظاہر تمام قسم کی کارروائیوں کا انسداد کرے۔

ہم خداداد حکومت پاکستان سے پورے پورے انصاف کی توقع رکھتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اس کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنائے اور ہر وقت اس کا حامی و ناصر ہو۔

پاس ہوا کہ اجلاس کی کارروائی کی ایک نقل الفضل میں برائے اشاعت روانہ کی جائے۔

خاکسار محمد ابراہیم شاد سیکرٹری جماعت احمدیہ جہور چک ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ

روزنامہ الفضل لاہور
۲۶ مئی ۱۹۵۱ء

وہ عظیم انسان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیدائش سے بہت پہلے انگریز نے ہندوستان میں اتنا تسلط جما لیا تھا۔ اور اتنا اثر پیدا کر لیا تھا کہ حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ نے بالاکوٹ میں جن کی شہادت ۱۸۳۱ء میں ہوئی جب حج سے واپس آکر جہاد کا اہتمام فرمایا۔ تو انگریز کے خلاف نہیں بلکہ سکھوں کے خلاف جہاد کرنے کے لئے ایک نہایت دور دراز کا سفر اختیار کر کے صوبہ شمال مغربی سرحد پر پہنچے۔ ۱۸۵۷ء کے حادثہ فاجعہ کے بعد مسلمانوں کی حالت نہایت کمزور ہوگئی۔ ہندوؤں نے دراصل جو ۱۸۵۷ء کے حادثہ کے بانی مبانی تھے انگریزوں کی خوشامد اختیار کر لی۔ اور اس طرح مسلمان چکی کے دو پاٹوں میں آکر پسنے لگے:

بے شک حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ کے بعض نیک اور اہل علم ساتھیوں نے جیسا کہ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی اور مولوی عبدالحی تھے ہندوستان میں اسلام کی شمع کو روشن رکھنے کے لئے اپنی پوری طاقت خرچ کر دی۔ اور واقعی انہوں نے کام بھی کیا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ملک میں مغربی خیالات پھیلنے کے ساتھ ساتھ یہ شمع بھی جھلملانے لگ گئی تھی۔

سر سید نے جو موقعہ شناس اور قابل انسان تھے مسلمانوں کی اصلاح کرنے اور نئے حالات کے مطابق مسلمانوں کے دفاع کا بیڑا اٹھایا۔ جہاں تک دنیوی تعلیم کا تعلق ہے انہوں نے واقعی بڑا کام کیا۔ مگر مغربی علوم کے مقابلہ میں انہوں نے دین کے بارے میں نہایت مداہنت سے کام لیا۔ اور قرآن کریم کی ایسی تفسیر کی۔ کہ گویا مغربی علماء کے مسلمات آخری ہیں۔ اس لئے اسلام ان کے مطابق ہونا چاہیئے۔ یہ قدرتی بات تھی کیونکہ مغربی دنیا میں مادی رجحانات کی ترقی نے مذہب کی بنیادوں کو متزلزل کر دیا تھا۔ اور اس وقت عیسائیت کے رہنماؤں نے بھی وہی کوششیں جاری کر رکھی تھیں جو ہندوستان میں مسلمانوں میں سے سر سید اور ہندوؤں میں سے راجہ رام موہن رائے وغیرہ نے جاری کیں۔ سر سید نے وہی خیالات جو عیسائی حامیانِ مذہب کو نئے فلسفہ اور سائنس سے مطابق کرنے کے لئے سوچے تھے اپنا لئے اور اس طرح اسلام کو نئے فلسفہ اور سائنس کا پابند بنانے کی کوشش کی۔ نئے مغربی فلسفیانہ اور سائنس رجحانات مابعد الطبیعیاتی حالتوں سے بالکل انکار پر مبنی تھے۔ وہ لوگ اگر خدا تعالےٰ کو مانتے بھی تھے تو اس طرح کہ گویا وہ بھی قانونِ قدرت کا اسی طرح مقید ہے جس طرح دوسری کائنات۔ فرشتوں الہام و وحی کا انکار کر دیا گیا تھا۔ بعث بعد الموت پر اعتقاد عقل کے خلاف سمجھا گیا تھا۔

یہی وجہ ہے کہ سر سید کے سکول کو نیچری کا نام دیا گیا۔ اس کے مقابلہ میں جو علماء اسلام اس وقت موجود تھے سوائے چند کے سب کے سب توہم پرست ہو چکے تھے۔ انہوں نے کیا ملا اور کیا صوفی اپنے اپنے حلقہ میں اسلام کی وضع اپنے رسم و رواج کے مطابق ڈھال رکھی تھی۔ الغرض اللہ تعالےٰ کا اسلام نہ نئی روشنی والوں کے پاس تھا۔ اور نہ پرانی وضع کے علماء اور صوفیا کے پاس۔ عوام کالانعام کا حال تو ناگفتہ بہ تھا ہی اس کے علاوہ ملک پر عیسائی پادریوں نے بھی دھاوا بول رکھا تھا۔ دوسری طرف ہندوؤں میں ایک فرقہ آریوں کا ایسا پیدا ہو چکا تھا۔ جو ہندوستان میں پراچین مت رائج کرنے کا دعویدار تھا۔ الغرض اسلام اس دور میں اندرونی حملوں کی آماجگاہ بن گیا تھا۔ اور چاروں طرف سے نرغے میں گھر چکا تھا۔ سیاسی شکست کے ساتھ ہی یہ اعتقادی شکست ایسی تھی کہ مسلمانوں کے لئے سوائے مکمل تباہی اور بربادی کے اور کوئی راہ کھلی نہیں رہ گئی تھی۔ الغرض ہندوستان ہی پر نہیں بلکہ تمام اسلامی دنیا پر ایک ہی تاریکی چھا گئی تھی۔ مغرب نہ صرف مادی ہتھیاروں سے حصول پر فتح پر فتح پا رہا تھا۔ بلکہ علمی ہتھیاروں سے بھی ذہنوں پر اپنا تسلط جما رہا تھا حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ اور آپ کے ساتھی علماء نے جو اسلامی سورج کی شعاعیں فضا میں بکھیری تھیں۔ وہ بھی ان ظلمتوں میں گم ہو چکی تھیں۔ تمام عالم اسلام پر سیاہ بادلوں کے سائے چھا گئے تھے۔

یہ حالت تھی کہ قادیان کی غیر معروف بستی سے ایک آواز بلند ہوئی

اسلام کا خدا زندہ خدا ہے

اسلام کا رسول زندہ رسول ہے

اسلام کی کتاب زندہ کتاب ہے

یہ آواز حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود مہدی مسعود علیہ السلام کی تھی۔ آپ نے علماء سے کہا کہ تم نے اپنے فقہی مسائل در مسائل باریکیوں سے اسلام کے روشن چہرے پر جو ظن و تخمین کے سیاہ پردے ڈال دیئے ہیں ان کو ہٹا لو۔ آپ نے گدی نشین پیروں اور صوفیوں سے کہا کہ تم نے خود ساختہ ذکر اور وظائف کے جو غیر اسلامی طریقے اختیار کر رکھے ہیں۔ ان کو اسلام سے کوئی تعلق واسطہ نہیں۔ آپ نے نئی روشنی والوں سے کہا کہ اسلام کے اصول تمہارے فلسفے اور سائنس سے زیادہ پائدار ہیں زیادہ عقل کے مطابق ہیں۔ آپ نے عیسائی پادریوں کو چیلنج دیا کہ تم مردہ خدا کو پوجتے ہو تمہارا خدا مر چکا ہے۔ تم نے ایک انسان کو خدا بنا کر زندہ سمجھ لیا ہے۔ زندہ جاوید رسول صرف حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیں۔ آپ نے آریوں کو للکارا کہ اپنے ویدوں کو میدان میں لاؤ۔ اور ان کی صداقت اللہ تعالےٰ کے آخری پیغام قرآن کریم کے مقابلہ میں ثابت کر کے دکھاؤ۔ آپ نے کہا ویدوں کا خدا اسلام کے خدا کے مقابلہ میں بالکل بے دست و پا ہے۔ اور اپنی خدائی کے لئے روحوں اور مادہ کا محتاج ہے۔

- آپ نے فرمایا اسلام کا خدا زندہ خدا ہے کیونکہ وہ اب بھی اپنے بندوں سے کلام کرتا ہے۔
- آپ نے فرمایا۔ اسلام کا رسول زندہ رسول ہے کیونکہ اب بھی اس کے فیض سے خدا سے ہمکلامی کا مرتبہ حاصل ہو سکتا ہے۔
- آپ نے فرمایا۔ اسلام کی کتاب زندہ کتاب ہے کیونکہ اس کی پیروی حیوان کو انسان انسان کو با اخلاق انسان اور با اخلاق انسان کو با خدا انسان بنا دیتی ہے۔
- آپ نے فرمایا۔ اسلام زندہ دین ہے۔ کیونکہ اس کے علوم کے مقابلہ میں تمام انسانی فلسفہ اور سائنس کی باتیں ایسی ہیں۔ جیسے کل کے بچہ کی باتیں۔

آپ نے یہ اعلان ڈنکے کی چوٹ کیا۔ مشرق میں بھی کیا۔ اور مغرب میں بھی کیا۔ شمال میں بھی کیا اور جنوب میں بھی کیا۔ آفتاب صداقت کی شعاعیں تمام دنیا کی فضا میں لہرا گئیں۔ الحاد تاریکی پیچ و تاب کھانے لگی۔ کیونکہ نور کی شعاعوں نے اس کا سینہ چھلنی کر دیا۔ اب کوئی نہیں ہے۔ جو اس کو سہارا دے سکے اس کا قدم آخری بار لڑکھڑا چکا ہے۔ زمین کے تمام کناروں پر روشنی کے مینار نصب ہو چکے ہیں۔ بے شک آج سے ٹھیک سولہ سال پہلے

۲۶ مئی ۱۹۰۸ء

کو وہ عظیم انسان ہم سے رخصت ہو کر اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملا۔ مگر جو صداقت کا بیج اس نے بویا وہ یقیناً اُگا۔ بڑھا پھیلا اور یقیناً پھل لگا اور پھلے گا۔

نتیجہ میٹرک نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ

امسال نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ سے ۱۰ طالبات میٹرک کے امتحان میں شامل ہوئیں۔ جن میں سے ۶ فسٹ ڈویژن اور ۲ سیکنڈ ڈویژن میں پاس ہوئیں۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے نتیجہ ۸۰ فی صدی رہا۔

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
۱۰۲۴۱	امۃ المجید	۵۱۷ فسٹ ڈویژن
۱۰۲۴۲	زرینہ اختر	۵۶۷ " "
۱۰۲۴۳	صدیقہ خانم	۶۲۶ " "
۱۰۲۴۵	امۃ الرشید	۴۸۵ سیکنڈ "
۱۰۲۴۶	مریم صدیقہ	۵۹۶ فسٹ ڈویژن
۱۰۲۴۸	سعیدہ بیگم	۶۰۸ " "
۱۰۲۴۹	امۃ الحی قمر	۴۳۰ سیکنڈ "
۱۰۲۵۰	منظور النساء	۶۲۴ فسٹ "

نماز ہی بہترین وظیفہ ہے

سوال:۔ بہتر وظیفہ کیا ہے؟

جواب از حضرت مسیح موعود علیہ السلام:۔

"نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں حمد الٰہی ہے۔ استغفار ہے۔ اور درود شریف ہے۔ تمام وظائف اور اوراد کا مجموعہ یہی نماز ہے اور اس سے ہر ایک قسم کے غم اور ہم دور ہوتے ہیں اور مشکلات حل ہوتی ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اگر ذرہ بھی غم پہنچتا تو آپ نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے۔ اور اسی لئے فرمایا الا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔ اطمینان و سکینت قلب کے لئے نماز سے بڑھ کر اور کوئی ذریعہ نہیں۔ لوگوں نے قسم قسم کے ورد اور وظیفے اپنی طرف سے بنا کر لوگوں کو گمراہی میں ڈال رکھا ہے اور ایک نئی شریعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں بنا رکھی ہے۔ مجھ پر تو الزام لگایا جاتا ہے کہ میں نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ مگر میں دیکھتا اور حیرت سے دیکھتا ہوں کہ انہوں نے خود شریعت بنائی ہے اور نبی بنے ہوئے ہیں اور دنیا کو گمراہ کر رہے ہیں۔ ان وظائف اور اوراد میں دنیا کو ایسا ڈالا ہے کہ وہ خدا تعالےٰ کی شریعت اور احکام کو بھی چھوڑ بیٹھے ہیں۔ بعض لوگ دیکھے جاتے ہیں کہ اپنے معمول اور ورد میں ایسے منہمک ہوتے ہیں کہ نمازوں کا بھی لحاظ نہیں رکھتے میں نے مولوی صاحب سے سنا ہے کہ بعض گدی نشین شاکت مت والوں کے منتر اپنے وظیفوں میں پڑھتے ہیں۔ میرے نزدیک سب وظیفوں سے بہتر وظیفہ نماز ہی ہے۔ نماز ہی کو سنوار سنوار کر پڑھنا چاہیئے۔ اور سمجھ سمجھ کر پڑھو۔ اور مسنون دعاؤں کے بعد اپنے لئے اپنی زبانوں میں بھی دعائیں کرو۔ اس سے تمہیں اطمینان قلب حاصل ہوگا۔ اور سب مشکلات خدا چاہے گا تو اس سے حل ہو جائیں گی"

تبلیغ اسلام اور ہمارا فرض

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے ٭ اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

(حضرت مسیح موعودؑ)

(گزشتہ سے پیوستہ)

از مکرم ڈاکٹر قاضی محمد بشیر صاحب آف کوردوال

خدا تعالےٰ کے ساتھ اس معاہدہ کی رو سے اگر ہم مومن ہیں اور جنت کے حصول کے متمنی تو پھر یہ سب کچھ خدا تعالےٰ کا ہے ہمارا کچھ نہیں۔ ہم صرف اس کی رعایتوں سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اور اگر یہ حقیقت ہم پر واضح ہو جائے اور واقعی ہمارے دل اس یقین سے بھرے ہوں کہ یہ سب کچھ خدا تعالےٰ کا ہے تو پھر تبلیغ دین اور وقت کی قربانی کی اہمیت ہم میں سے ہر ایک پر خود بخود واضح ہو جائے گی۔

ہمیں خدا تعالےٰ نے ایک ہمدرد ساتھی دیا ہے جو ہمیں ہمیشہ اس طرف توجہ دلاتا ہے۔ خدا تعالےٰ نے مسیح موعودؑ بھیجا جس نے پرخطرہ کے ماحول سے ہمیں بچایا اور ہماری صحیح اور درست رہنمائی فرمائی۔ ہم اس کے ان فضلوں کے وارث بنے۔ پس آؤ ہم اس کام کو کریں کہ جس سے ہم دنیا کو حیات ابدی بخش سکیں۔ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

"اپنے آپ کو اللہ تعالےٰ کی صفات کا مظہر بناؤ۔ مثلاً میں نے کہا کہ باہر تبلیغ کے لئے نکل جاؤ تو میں نے یہ حکم رب العلمین کی صفت کے ماتحت دیا۔ تا تم بھی صفت رب العلمین کے مظہر بن جاؤ۔ کیونکہ کچھ قومیں پیاسی ہیں انہیں پانی پلاؤ۔ وہ تاریکیوں میں بھٹکتی پھر رہی ہیں تم انہیں وہ نور پہنچا دو جو خدا تعالےٰ نے تمہیں دیا ہے۔ اور جس طرح رب العلمین تمام جہاں کی ربوبیت کرتا ہے اس طرح تم بھی نکلو اور تمام دنیا کو اپنی روحانی تربیت کی آغوش میں لے لو۔"

اے میرے واجب الاحترام بھائیو اور بزرگو! ہم میں سے کون نہیں جانتا کہ آج روئے زمین پر کوئی قوم نہیں جو اشاعت دین کر سکے۔ اور کوئی نسل نہیں جس میں یہ درد ہو کہ خدا تعالےٰ کا جلال دنیا پر ظاہر ہو۔ خدا تعالےٰ کے جلال کے تمسخر اڑائے جاتے ہیں اور اپنے خود ساختہ اصولوں کو خدائی مقام دیا جاتا ہے۔ لوگ اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہیں۔ یہ کفر والحاد کا سمندر ہے جس میں صرف اور صرف احمدیت [illegible] مضبوط چٹان کی مانند کھڑی ہے۔ [illegible] یہ سب کچھ جانتے ہوئے کہ آج اسلام کے جھنڈے کی حفاظت ہمارا ہی کام ہے اور آج دنیا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو زندہ رکھنا ہمارا ہی فرض ہے۔ تو پھر اگر ہم سست ہو جائیں۔ اگر ہمارے قدم ڈھیلے ہو جائیں تو پھر کون ہوگا کہ آج اس کام کو کر سکے گا۔ دوسرے لوگوں کا کوئی رہنما نہیں۔ وہ کسی مامور کی آمد کے قائل نہیں مگر تمہیں اللہ تعالےٰ نے ایک مامور کی جماعت بنایا۔ تمہیں تو یہ بھی یقین ہے کہ دوسرے لوگوں سے یہ کام ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ خدا کا جلال ہمیشہ ہی ماموروں کی جماعت کے ذریعہ ہوا۔ پھر یہ سب کچھ جانتے ہوئے آپ کب تک خاموش رہیں گے۔ دنیا کے مسلمان بھی پراگندہ ہیں اور ان کے خیالات بھی منتشر۔ ان سب کو ہم نے ایک پلیٹ فارم پر لانا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالےٰ نے الہاماً فرمایا۔

"سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں
جمع کرو، علیٰ دین واحد"

(تذکرہ صفحہ ۵۲۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس حکم کی تعمیل پر اپنی زندگی قربان کر چکے۔ ہمارا پیارا امام اپنی زندگی کے ایک ایک لمحہ کو اس پر صرف کر رہا ہے مگر ہم ہیں کہ ایک جمود ہم پر طاری ہے۔ خدا تعالےٰ ہمیں بار بار جھنجوڑ رہا ہے ہم اونگھتے ہیں۔ اور وہ بار بار ہمیں بیدار کرتا ہے۔ کیونکہ آج وہ روئے زمین پر ہم سے سب سے زیادہ پیار کرتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم بڑھیں۔ ہمارے قدم تیز ہوں تا ہم اسلام کی شان و شوکت کے دن دیکھیں۔ وہ مخالف کو مخالفت کا موقع دیتا ہے۔ وہ دشمن کو تیر چلانے پر آزاد چھوڑتا ہے تا ہم بیدار ہوں۔ تا ہم حقیقت کو سمجھیں۔ تا ہم مسیح موعود کی حقیقی جانشینی کا شرف حاصل کریں۔ پس کیا ہم خدا کی آواز پر لبیک نہ کہیں گے؟ کیا خدا احمدیت کا دشمن ہے؟ اگر وہ احمدیت کا دشمن ہوتا تو وہ مسیح موعودؑ کو بھیجتا ہی کیوں؟

پس ہماری منظم مخالفت کے اندر بھی خدا تعالےٰ کی مخفی سکیم کام کر رہی ہے۔ وہ ہمیں بیدار دیکھنا چاہتا ہے۔ زندگی کے لئے حرکت ضروری ہے اور وہ حرکت ہم میں دیکھنا چاہتا ہے۔ پس آؤ کہ ہم اس خدا تعالےٰ کے اشارہ کو سمجھیں۔ اور خدا تعالےٰ کی تمجید و تقدیس میں مشغول ہوں۔ ہم دنیا کے کونے کونے میں وہ پیغام پہنچائیں جس سے دنیا کو زندگی ملے گی تا کہ ہم ان مخالفتوں سے دشمنی رحمت کے دروازے کھول لیں۔ آسمان کے دروازے کھلے ہیں۔ اور وہ ہمیں اپنے تئیں داخل کرنے پر آمادہ ہے۔ لیکن ہم میں طاقت پرواز بھی ہو۔ کاش ہم وہ بن سکیں جس کی تمنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تھی۔ کاش ہم وہ بن سکیں جو ہمارا امام ہمیں بنانا چاہتا ہے۔ کاش ہم اس پیغام کی اہمیت کو سمجھیں جو ہم تک بار بار پہنچا۔ کاش ہم اپنی زندگیوں میں ایک انقلاب پیدا کر سکیں۔ کاش ہم دنیا کو بتا سکیں کہ ہم ہی وہ چشمہ ہیں جس سے تمہیں زندگی کا پانی ملے گا۔ کاش ہم دنیا میں یہ احساس پیدا کر سکیں کہ آج ان کی سلامتی احمدیت کے حصار میں داخل ہونے پر ہی ہے۔ کاروان اسلام لٹ چکا ہے اور انہیں احساس زیاں بھی نہیں۔ وہ خود اسلام کی جڑ پر تبر رکھے ہوئے ہیں۔ لیکن ان میں یہ جانچنے کی صلاحیت ہی نہیں۔ وہ اس شاخ کو خود کاٹ رہے ہیں جس پر ان کا اپنا بسیرا ہے۔ کاش ہم ان میں یہ احساس پیدا کر سکیں کہ ان کے پاس کچھ بھی نہیں رہا۔ رسم و رواج کے ڈاکو . . . . . ان کے متاع ایماں کو لوٹ چکے۔ ان کے خرمن ایمان پر بجلیاں گر چکیں۔ ان کی متاع زیست برباد ہو چکی ان کے گھروں میں آگ لگ چکی۔ کاش ہم میں یہ درد پیدا ہو جائے کہ ہم ان کے لئے بے تاب ہو جائیں۔ ہم ان کی خاطر اپنی زندگیوں پر کھیل سکیں ہم ان کو پھر اسلام کی دعوت دے سکیں۔ کاش ہم ان میں سے ہر ایک کے کان میں یہ آواز پہنچا سکیں کہ اس زمانہ کے مامور نے یہ اعلان کیا ہے

"دوڑ کر میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار"

اگر ہم ایسا کر سکیں تو ہم نے سب کچھ پا لیا۔ ہماری زندگی کا مقصد پورا ہو گیا۔ ہم نے مسیح موعودؑ کو مان لیا۔ لیکن اگر ہم خدانخواستہ یہ نہ کر سکے تو پھر کون ہے جو ہم سے زیادہ بدقسمت ہو۔ دنیا والوں نے دنیا حاصل کی اور دین کو بھلا دیا۔ انہوں نے عاقبت گنوائی مگر دنیا تو حاصل کی۔ لیکن اگر ہم اپنے فرض سے غافل رہے تو ہم نے دنیا کے طعنے بھی سہے۔ لوگوں کی گالیاں بھی کھائیں۔ لیکن خدا تعالےٰ کو بھی راضی نہ کیا۔

خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدے فرمائے اور انہیں پورا کیا۔ خدا تعالےٰ کے مسیح موعودؑ نے خدا کے نام کو بلند کیا۔ خدا تعالےٰ نے ان کے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچایا۔ مگر کچھ ایسے کام ہیں جو ہمارے سپرد ہیں اور وہ ہم نے ہی کرنے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو فرمایا

"اما نرینک بعض الذی نعدھم
او نتوفینک" (تذکرہ صفحہ ۵۲۶)

یا تو بعض وہ باتیں ہم تجھے دکھائیں گے جن کا ان کو ہم نے وعدہ دیا ہے یا تجھے وفات دیں گے۔

اس لئے کہ آپ کی جماعت بھی حصہ دار ہو وہ ایسے کام کرے کہ خدا کے وہ وعدے پورے ہونے کا وقت آ جائے۔ پس ہماری ذمہ واری حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد بہت بڑی ہے۔ کاش ہم اسے سمجھیں اور اس کی طرف متوجہ ہوں خدا تعالےٰ کی مشیت یہی ہے کہ یہ کام ہمارے ذریعہ تکمیل پذیر ہو۔ آؤ ہم خدا تعالےٰ کی مشیت کو پورا کرنے میں حصہ دار ہوں۔ آؤ ہم خدا تعالےٰ کی آواز پر لبیک کہیں۔ آؤ ہم دنیا کو بتا دیں کہ ہم نے حضرت مسیح موعودؑ کو پا کر ایک عظیم نعمت کو پایا۔ آؤ ہماری دیوانگی اور وارفتگی دنیا کے لئے مشعل راہ ہو۔ آؤ کہ ہم دنیا پر یہ ثابت کر دیں کہ ہم ایک نبی کی جماعت ہیں۔ دنیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے خلاف لاکھ دلائل دے۔ ہزاروں پلید سے پلید بہتان باندھے۔ مگر اگر ہمارا عمل نبیوں کی جماعت والا ہوگا۔ اگر ہم میں وہی سپرٹ ہوگی۔ اگر ہم میں وہی تبلیغی جنون ہوگا۔ جو صرف اور صرف نبیوں کی جماعت والا ہوگا۔ تو یہی چیز حضرت مسیح موعود کی نبوت کا ایک بہترین ثبوت ہوگی۔ دنیا ماننے پر مجبور ہوگی کہ یہ جماعت نبیوں کی جماعت کی مانند ہے۔ پس ہماری تبلیغ ہمارے آقا کی نبوت اور صداقت پر ایک دلیل ہوگی۔ ہمارا عمل خدا کے مسیح کی صداقت پر ایک شہادت ہوگا۔ اور کتنا ہی مقدس وہ وجود ہے جو اپنے عمل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو ثابت کر رہا ہو۔

خدا کا جلال اور اسلام کی شان دنیا پر ظاہر ہوئی۔ مگر کتنے خوش بخت ہوں گے وہ وجود جو اس جلال اور شان کے اظہار میں حصہ دار ہوں آؤ ہم اس وقت سے قبل کہ اسلام کی فتح کا دن آئے اور خدا کا نام دنیا کے کونے کونے میں بلند ہو اس میں شامل ہو جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے بتایا اور آپ نے دنیا کو بتایا کہ:۔

"قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں مگر اسلام اور سب حربے ٹوٹ جائیں مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہوگا۔ جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی۔ اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا . . . ."

(ازالہ اوہام صفحہ ...)

(باقی صفحہ ۸ پر)

۲۶ مئی ۱۹۰۸ء

(از مکرم محمد نواز صاحب ملک راولپنڈی)

آج سے تینتالیس سال قبل یعنی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو ہمارے دل و جان سے محبوب ترین آقا سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا وصال ہوا تھا۔ اف یہ کس قدر اندوہناک اور المناک خبر تھی۔ جس نے ہمارے دل و دماغ کو حزیں بنا دیا۔ کوئی آنکھ نہ تھی۔ جو فرطِ غم میں اشکبار نہ ہو۔ اور کوئی ایسا دل نہ تھا۔ جو اپنے آقا کی مفارقت میں خون کے آنسو نہ رو رہا ہو۔

آج نہ صرف احمدی دنیا حسرت و بے چارگی سے دوچار تھی۔ بلکہ ہر ذی شعور انسان اپنے دل میں اسلام کی تڑپ رکھنے والا انسان آپ کے عقیدتمندوں کا ہمنوا تھا۔ اس لئے کہ آج نہ صرف اسلام کے حقیقی خیر خواہ اور بے لوث خدمتگذار کی روح جسم عنصری سے پرواز کر چکی تھی۔ آسمانِ رسالت کا ایک درخشندہ ستارہ غروب ہو گیا تھا۔

آج اس بزرگ ترین ہستی کا وصال ہوا تھا جس کا اٹھنا بیٹھنا۔ کھانا پینا صرف اور صرف خدا کے لئے تھا۔ اور جس نے خدا اور اس کے محبوب سرورِ کونین سیدنا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام بلند کرنے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دی تھی۔ آپ ہمیشہ خدا اور رسول پاک صلعم کے عشق میں مستغرق رہتے تھے۔ اور وصالِ الٰہی کے لئے بے چین و بے قرار ہو کر یوں فرماتے تھے ؎

شور کیسا ہے ترے کوچہ میں لے جلدی خبر
خوں نہ ہو جائے کسی دیوانہ مجنوں وار کا

اور رسولِ مقبول کے عشق میں سوز و گداز ہو کر یوں فرمایا:۔ ؎

بعد از خدا بعشقِ محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

آج سے تیرہ سو سال قبل وہ اسلام جو اپنی رواداری اور بنی نوعِ انسان کی بہبودی کے پیش نظر تیغ و نصرت کے گیت گاتا اقصائے عالم پر چھا رہا تھا اور ہسپانیہ کے کلیساؤں کی تثلیث کو توڑتا اور اللہ اکبر کی فلک شگاف تکبیر سے اپنا جلال دکھا رہا تھا۔ سومنات کے مندروں میں ناقوس اور گھڑیال کی صدا کو درہم برہم کرتا لوگوں کو درسِ عبرت دیکر جسم میں ہیجان و ارتعاش پیدا کر رہا تھا۔ آج اسی اسلام کے نام لیواؤں کی کشتی طوفانِ حوادث میں ہچکولے کھا رہی تھی اور کوئی نہ تھا۔ جو اس ڈوبتی ناؤ کو منجدھار سے نکال کر ساحلِ مراد پر لگاتا۔ آج مسلمانوں کی حالت اس خزاں خوردہ پتہ کی مانند تھی۔ جسے ہوا کا کوئی تھپیڑا سہارا دینے کے لئے تیار نہ ہو۔

اور بادِ تند کا ایک ہی جھونکا اسے کہیں سے کہیں اڑا کر لے جائے۔ وہ قومیں جو اسلام کی سطوت کا لوہا مان چکی تھیں۔ اور آنکھ ملا کر بات کرنے کی جسارت نہ کرتی تھیں۔ وہ بھی آج متحدہ طور پر اسلام کو مٹانے کے درپے تھیں۔

اس مسلمان قوم کا شیرازہ بکھر چکا تھا اور حوادث زمانہ کی آندھیاں اس شدت سے چل رہی تھیں۔ کہ اسلام کی شمع دلفروز اور حسن سوز گل ہوتی دکھائی دے رہی تھی۔ یاس و ہراس کے دھارے چاروں طرف سے امنڈ رہے تھے۔ مسلمان اس پریشانی و سراسیمگی میں خود حیران تھا۔ کہ وہ ان نامساعد حالات میں کیا کرے۔ جمیتِ اسلام کا فقدان تھا۔ محمود غزنوی۔ تیمور۔ طارق اور محمد بن قاسم کا خون مسلمان کی رگوں میں سرد پڑ چکا تھا۔ اس لئے وہ پریشان خاطر کفر و الحاد کے خلاف علمِ جہاد بلند کرنے کی جسارت نہیں کر سکتا تھا۔ حالی جیسے بلند پایہ شاعر کو بھی مایوس ہو کر کہنا پڑا۔

پستی کا کوئی حد سے گزرنا دیکھے
اسلام کا گر کر نہ ابھرنا دیکھے
مانے نہ کبھی مد ہے ہر جزر کے بعد
دریا کے ہمارے جو اترنا دیکھے

حالی کے بعد اقبال کو بھی مسلمانوں کی پسماندگی اور درماندگی کا نقشہ یوں کھینچنا پڑا۔

رو رہی ہے آج اک ٹوٹی ہوئی مینا اسے
کل تلک گردش میں جس ساقی کے پیمانے رہے
خیر تو ساقی سہی لیکن پلائے گا کسے
اب نہ وہ میکش رہے باقی نہ پیمانے رہے

اور پھر ایک جگہ یوں کہا:۔

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

گردشِ روزگار کی ستم آرائی سے مجبور ہو کر مسلم قوم کو خدا سے یوں بھی کہنا پڑا۔

حق پرستوں کی اگر کی تو نے دلجوئی نہیں
طعنہ دیں گے بت کہ مسلم کا خدا کوئی نہیں

ان حالات میں جبکہ کفر و الحاد زوروں پر تھا اور اسلام کو کلیتہً مٹانے کے درپے تھا۔ تب وقت کی آواز پر خدا تعالیٰ کی غیرت جوش میں آئی۔ اور مسلمان کے لئے اسکی رحمت نے جوش مارا اور سطوتِ توحید اور عروجِ اسلام کے لئے حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو مبعوث فرمایا تا وہ اسلام کے گم گشتہ وقار کو واپس لا کر دنیا پر ثابت کر دے۔ کہ اسلام کوئی مردہ مذہب نہیں۔ بلکہ زندہ خدا کا زندہ مذہب ہے۔ اسکی پیروی میں انسان دین و دنیا میں کامیاب و کامران ہو سکتا ہے۔

آج دنیا کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارہائے نمایاں اظہر من الشمس ہیں۔ کہ آپ نے کس طرح احیائے اسلام اور خدمتِ دین کے لئے جاں نثاری کا نمونہ پیش کیا؟ اور کس طرح عیسائیت اور آریہ سماج کا مقابلہ کر کے اپنوں اور بیگانوں کو رطب اللسان کیا۔

آپ کی صحبت سے مستفیض ہونے والے احباب اکثر جانتے ہیں۔ کہ آپ کے دل میں حضرت رسول کریم صلعم کا عشق کس کمال تک پہنچا ہوا تھا۔ آپ مخالفین کی جانب سے جب کبھی رسول پاک صلعم کے خلاف کوئی خبر سنتے تو آپ کا چہرہ بوجہ جلال سرخ ہو جاتا۔ غیرت و حمیت اس سے زیادہ کیا ہو گی کہ ایک دفعہ آپ لاہور یا امرتسر کے سٹیشن پر گاڑی کا انتظار فرما رہے تھے۔ کہ اسی اثنا میں اسلام کا شدید ترین مخالف پنڈت لیکھرام آیا اور حضورؑ کو آداب و سلام عرض کئے۔ آپ خاموش ہو گئے۔ اس خیال سے کہ شاید آپ نے سنا نہیں۔ اس نے دوبارہ سلام کیا۔ مگر اب کے بھی آپ خاموش رہے۔ خادموں میں سے کسی ایک نے عرض کی کہ حضور! لیکھرام سلام کہتا ہے۔ آپ نے جلال میں آکر فرمایا۔ کہ میرے آقا کو تو گالیاں دیتا ہے۔ اور مجھے سلام کہتا ہے؟ آپ نے اس شخص کو متعدد بار رسول پاک صلعم کی مخالفت سے باز رہنے کے لئے کہا۔ مگر یہ بدبخت حد سے بھی تجاوز کرتا گیا اور کوئی اصلاحی پہلو اختیار نہ کیا۔ تب وہ حضورؑ کی بددعا سے دین و دنیا سے ملعون ہو کر دنیا کے لئے درسِ عبرت چھوڑ گیا۔

جس کی دعا سے آخر لیکھو مرا تھا کٹ کر
ماتم پڑا تھا گھر گھر وہ میرزا یہی ہے

آپ اپنے ساتھ کوئی نئی شریعت نہیں لائے۔ اور نہ ہی کوئی انوکھی تعلیم پیش کی ہے۔ بلکہ آج سے تیرہ سو سال قبل کا اسلام صحیح معنوں میں پیش کیا۔ تا انسان کامل انسان بن کر خدا تعالیٰ کو پہچان کر اس کا قرب حاصل کر سکے۔

چوں دورِ خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند

۱۸۹۶ء میں بتقریب جلسہ مذاہب آپ نے اسلامی اصول کی فلاسفی پیش کر کے دنیا کو دکھا دیا۔ کہ آج بھی وہ خدا زندہ موجود ہے۔ جو آج سے تیرہ سو سال قبل تھا۔ وہ آج بھی اپنے نیک بندوں سے ویسے ہی ہمکلام ہوتا ہے جیسے وہ پہلے ہوا کرتا تھا۔

آپ کے زمانہ میں آپ کی جماعت ایک پودے کی مانند تھی۔ آپ کے وصال کے بعد یہ پودا بڑھتے بڑھتے ایک درخت کی شکل اختیار کر گیا۔ اور اسکی شاخیں دنیا کے کناروں تک پھیلتی گئیں۔ اور اس طرح آپ کا یہ الہام پورا ہوا۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

چنانچہ آج ہم دیکھتے ہیں۔ کہ دنیا کا کوئی ایسا ملک نہیں جہاں آپ کا مشن قائم نہ ہو۔ اور ہم بلا خوفِ تردید کہہ سکتے ہیں کہ احمدی دنیا میں سورج کبھی غروب نہیں ہوا۔

آج کی تاریخ نے آپ کے وصال کی یاد پھر تازہ کر دی ہے۔

گو ہمیں تعلیم یہی دی گئی ہے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

مگر ہمارے دل قدرتی طور پر دردمند ہیں۔ ہماری آنکھیں دفورِ غم سے اشکبار ہیں۔ اور آپ کی محبت و عقیدت کا جذبہ بدرجہ غایت موجزن ہے۔

آیئے! آج ہم پھر ایک بار صدقِ دل سے عہد کریں۔ کہ وہ مقصد جو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے غلام مسیح موعودؑ لیکر آئے تھے۔ اسے ہرگز فوت نہیں ہونے دیں گے اور آپ کی اشاعتِ اسلام کے لئے ہر قسم کی قربانی پیش کرنے سے دریغ نہیں کریں گے۔ اور اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ جب تک کہ اسلام اور احمدیت کا جھنڈا دنیا کے گوشے گوشے میں نہیں گاڑ دیں گے۔ اپنے ان آنسوؤں کے ساتھ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر لاکھوں درود بھیجکر اور اپنی عقیدت کے پھول نچھاور کر کے اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہیں۔ کہ وہ ہمارے ارادوں کو مضبوط اور بلند رکھے۔ اور اس کی مدد ہمارے شامل حال ہو۔ آمین۔

ایک نہایت ضروری اعلان

(از مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

عرصہ دو سال کا ہوا۔ جب میں لاہور میں ۱۲ میکلوڈ روڈ میں رہتا تھا۔ اس وقت احمدی طالب علم جو غالباً مدرسہ احمدیہ یا جامعہ احمدیہ کے تھے۔ وہ مجھ سے دو پارے شرح بخاری جو میری تالیف ہیں بمعہ مسودہ شرح بخاری متعلقہ صیام مجھ سے امتحان کی خاطر مطالعہ کی غرض سے چند دن کے وعدۂ واپسی پر لے گئے۔ مگر ابھی تک واپس نہیں کئے۔ مجھے ان طالب علم موصوف کا نام یاد نہیں رہا۔ میں ممنون ہوں گا اگر وہ صاحب مجھے مطبوعہ پارے اور غیر مطبوعہ مسودہ واپس فرما دیں۔ ڈاک کا جو خرچ ہو گا۔ وہ میں ادا کر دوں گا۔

عہدہ داران انصار کا نیا انتخاب

جن جماعتوں میں ۱۹۵۰ء تک مجالس انصار اللہ قائم ہو چکی ہوئی ہیں۔ وہاں پر نئے عہدہ داران انصار کا انتخاب کیا جا رہا ہے۔ جن ایسی جماعتوں میں ابھی تک نئے عہدہ داران انصار کا انتخاب نہ ہوا ہو۔ وہاں کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کو مرکزیہ مجلس انصار اللہ کی طرف سے اختیار دیا جاتا ہے۔ کہ وہ بہت جلد اپنی جماعتوں کے زائد از چالیس سالہ عمر کے احباب کو جمع کر کے عہدہ داران انصار کا انتخاب کروا کر ان کے نام مرکزیہ مجلس انصار اللہ میں برائے منظوری بھجوا دیں ممنون ہوں گا۔ (قائد انصار اللہ مرکزیہ شعبہ عمومی)

دعائے مغفرت:۔ فضل حق صاحب ملک حیدرآباد سندھ کا چھوٹا لڑکا امتیاز الحق ۱۳/۵/۵۱ بوقت ۵½ بجے شام بقضائے الٰہی فوت ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ مولیٰ کریم مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور نعم البدل عطا فرمائے۔

زمیندار احباب سے گذارش

(از مکرم سید اعجاز احمد شاہ صاحب، انسپکٹر بیت المال حلقہ ملتان سرکل)

ان دنوں جبکہ فصل ربیع کٹ کر کھلیانوں میں پڑی ہے۔ اور ہفتہ عشرہ تک انشاء اللہ زمیندار احباب فصل کا غلہ نکال کر اپنے گھروں کو لے جانے والے ہوں گے۔ اس موقعہ پر زمیندار احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کے اس حکم کے مطابق کہ "وآتوا حقه یوم حصاده" کہ فصل کاٹنے کے وقت ہی اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرو۔ ہر ایک احمدی زمیندار بھائی کو چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل میں اپنے ذمہ کے چندہ عام۔ حصہ آمد۔ جلسہ سالانہ اور دیگر چندہ جات غلہ گھر لے جانے سے قبل کھلیانوں پر ہی ادا کر دیں۔ تا خدا تعالیٰ کی طرف سے اس میں برکت ڈالی جائے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ کہ جو مال اُس کی راہ میں خرچ کیا جائے اُس سے کمی واقع نہیں ہوتی۔ بلکہ مال کو خرچ کرنا مال کو بڑھانے کا موجب ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے زمینداروں کے مناسب حال مثال دے کر سمجھایا ہے۔ مثل الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ کمثل حبة انبتت سبع سنابل فی کل سنبلة مائة حبة۔ واللہ یضٰعف لمن یشاء واللہ واسع علیم۔ ترجمہ: ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ اس دانے کی مثال کی طرح ہے جو سات بالیں اُگائے۔ اور ہر ایک بال میں سو دانے ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے بڑھاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کشائش والا اور جاننے والا ہے۔

زمیندار بھائیوں کو اس مثال کا سمجھنا کوئی مشکل نہیں ہے۔ جبکہ وہ ہر فصل کے موقعہ پر خدا تعالیٰ کے فضل کا مشاہدہ کرتے رہتے ہیں۔ کہ تھوڑے سے دانے کھیتوں میں ڈال کر تنو؍ تنو گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ گھر میں لاتے ہیں۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں دیا ہوا مال ضائع ہو جائے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی سنت قدیمہ کے ماتحت صحیح نیت کے ساتھ انفاق فی سبیل اللہ کرنے والوں کے مالوں میں برکت نہ ڈالے اور آخرت میں اجر عظیم کے وارث نہ بنائے۔ صحابہ رضی اللہ عنہ کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں۔ کہ کس طرح انہوں نے اپنے مالوں کو دین الٰہی پر قربان کیا۔ نہ صرف مال بلکہ اپنی جانوں تک کو بے دریغ پیارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فداہ نفسی کے قدموں میں لا ڈالا۔ چنانچہ صحابہ کرام کی مالی قربانیوں کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے ایک سے زیادہ دفعہ اپنا کل گھر بار نثار کیا۔ حتیٰ کہ سوئی تک کو بھی گھر میں نہ رکھا۔ اور ایسا ہی حضرت عمرؓ نے اپنی بساط اور انشراح کے مطابق اور حضرت عثمانؓ نے اپنی طاقت و حیثیت کے مطابق علیٰ قدر مراتب تمام صحابہ رضؓ اپنی جانوں اور مالوں سمیت اس دین الٰہی پر قربان ہونے کے لئے تیار ہو گئے۔"

(اخبار الحکم جلد ۷ نمبر ۲۵۔ ۱۵ جولائی)

برادران کرام! کیا ہمارے لئے جو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے مثیل بننے کی بڑی سے بڑی آرزو رکھتے ہیں۔ ان واقعات میں یہ ہمت افزا اور ولولہ انگیز سبق موجود نہیں ہے۔ کہ ان مقدس بزرگوں کی مثالوں کو تازہ کریں۔ اگر ہے اور ضرور ہے۔ تو کیا ابھی اس کا وقت نہیں آیا۔ ضرور آ گیا ہے۔ پھر انتظار کس امر کا ہے؟

پس احباب جرأت عاشقانہ اور ہمت مردانہ سے اُٹھیں۔ اور جو بقایا چندہ جات کا آپ کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اُسے ادا کریں۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۳۰ اپریل کو ختم ہو کر یکم مئی ۱۹۵۱ء سے نیا سال شروع ہو چکا ہے۔ مبارک ہیں وہ جو اپنے آپ کو صحابہ کرام رضؓ کے نقش قدم پر چلا کر خوشنودی خدا حاصل کرتے ہیں جو لوگ خدا تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنا موجب ضیاع سمجھتے ہیں۔ اُن کے ساتھ خدا تعالیٰ کا بھی ایسا ہی سلوک ہوتا ہے۔ اور کبھی ایسے لوگوں کے لئے وہ مال جو بخل کی وجہ سے خرچ نہ کیا گیا ہو خوشحالی اور اطمینان قلبی کا موجب نہیں بن سکتا۔ بلکہ ان کے مال کی ضیاع کی ایسی صورتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جو وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتیں۔ اور وہی مال اُن کے لئے وبال جان بن جاتا ہے۔

پس جہاں زمیندار احباب کا فرض ہے۔ کہ وہ کھلیانوں پر ہی اپنا واجب الادا چندہ ادا کر دیں۔ وہاں عہدیداران جماعت سے بھی درخواست ہے۔ کہ وہ احباب سے کھلیانوں پر ہی چندہ کی وصولی کا معقول اور کافی انتظام کریں۔ تا کسی کے لئے یہ عذر نہ ہو سکے کہ اُن سے کوئی چندہ وصول کرنے نہیں آیا۔ کیونکہ جب غلہ گھروں میں چلا جاتا ہے۔ اور گھر کی اور ضروریات سامنے آ جاتی ہیں۔ تو پھر بعض احباب سے وصول ہونا مشکل ہو جاتا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ اس وقت اکثر عہدیداران جماعت خود بھی فصل کے اٹھانے میں مصروف ہوں گے اگر بوجہ عدیم الفرصتی کے چندہ کی فراہمی کے لئے کافی وقت نہ دے سکتے ہوں۔ تو مناسب ہو گا کہ جماعت کے مشورہ سے عارضی محصلین کی تعداد کو بڑھا لیا جائے۔ تا بیک وقت کل چندہ وصول ہو جائے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ آج کل مالی تنگی کے ایام ہیں۔ اور اقتصادی مصائب بہت بڑھے ہوئے ہیں۔ مگر مومن کی جان اور اس کا مال سب خدا تعالیٰ کا ہوتا ہے۔ پس ہمارے اموال اللہ تعالیٰ کی امانت اور ہماری جانیں اس کا عطیہ ہیں پس مبارک ہیں وہ جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال خرچ کر کے خوشنودی خدا حاصل کرتے ہیں۔ یارب تو ان کی امداد فرما۔ جو تیرے پیارے دین کی کسی بھی طریق سے امداد کرتے ہیں۔ اور ان پر خوش ہو۔ کہ تیری خوشی کے بغیر کوئی حقیقی خوشی نہیں۔ آمین۔ ثم آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

المصلح کراچی کا خاص نمبر

احرار نے حال ہی میں کراچی میں "ختم نبوت کانفرنس" کے نام سے ایک جلسہ منعقد کر کے حسب عادت احمدیہ جماعت کے خلاف غلط بیانی۔ افتراپردازی اور دشنام دہی سے کام لیا ہے۔ گو اس جلسہ میں کوئی نئی بات پیش نہیں کی گئی۔ بلکہ وہی فرسودہ اعتراضات تھے۔ جن کا بارہا جواب دیا جا چکا ہے۔ تاہم متلاشیان حق کی خاطر ان تمام اعتراضات کا مکمل اور مدلل جواب اخبار المصلح کراچی کے خاص نمبر میں شائع کیا گیا ہے۔ احباب کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ تبلیغ و اشاعت کے لئے اس خاص نمبر کی کاپیاں ۸/۵ سینکڑہ کے حساب سے دفتر اخبار المصلح کراچی سے منگوا لیں۔ محصول ڈاک اس میں شامل ہے۔ اس پرچہ کی قیمت ازمحض تبلیغی مقاصد کے مدنظر رکھی گئی ہے۔ ورنہ اصل لاگت زیادہ ہے۔

(خاکسار عبد الحمید سیکرٹری مجلس عاملہ انجمن احمدیہ کراچی)

احمدیہ گرلز سکول کا ستائیسواں سالانہ اجلاس

احمدیہ گرلز سکول کا ستائیسواں سالانہ اجلاس ۶ مئی ۱۹۵۱ء کو احمدیہ گرلز سکول کے صحن میں زیر صدارت بیگم عنایت اللہ صاحبہ منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن مجید اور نعت کے بعد ایک پروگرام پیش کیا گیا۔ جس میں عرب کی حالت، بعثت نبوی، اور آنحضرت صلعم کے واقعات زندگی بیان کئے گئے تھے۔ اس میں راشدہ بیگم۔ زبیدہ خانم۔ فرخندہ نے حصہ لیا۔ تین مذہبی مکالمے پیش کئے گئے۔ اس میں نسیم اپنڑیا۔ الفت اور زکیہ۔ آمنہ اور فہمیدہ نے حصہ لیا۔ بعد ازاں ایک مسلسل پروگرام پیش کیا گیا۔ جس میں منصورہ بیگم نے شیطان کے عنوان سے مضمون پڑھا شاکرہ نے "عرب کی حالت اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات پر" نسیم اختر نے "رسول اکرم کی تبلیغ" زیب النساء نے تبلیغ کے اثرات جبارت نے "اسلام اور کفر کا مقابلہ" امۃ الرحمٰن نے "انسانی تکمیل" پر مضامین پیش کئے۔ اس کے بعد ایک پروگرام کشمیر کے متعلق پیش کیا گیا۔ کشمیر کے حالات قمر بیگم نے بیان کئے گلزار اور راشدہ نے ایک نظم بعنوان مجاہد پڑھی۔ نسیم فضل کریم نے "مدرسہ" کے عنوان سے ایک نظم پڑھی۔ جس میں اس سکول کے کارہائے نمایاں بیان کئے گئے تھے۔ اور اس درسگاہ سے خلوص و محبت کا اظہار کیا گیا تھا۔ سیدہ امۃ السلام نے اپنی تقریر میں عورتوں کو امہات المؤمنین کی زندگیوں سے سبق لینے کی تلقین کی مسلمانوں کے ادبار کی حالت بیان کرتے ہوئے عورتوں کو پرجوش الفاظ میں کہا۔ کہ آنے والی نسلوں کو صحیح طور پر مسلمان بناؤ محترمہ سیدہ فضیلت صاحبہ نے سورۃ "النمل" کی تلاوت کے بعد اس کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم کو اپنی زندگیوں کا لائحہ عمل بناؤ اور اس سے فلاح کی راہ تلاش کرو۔ عورتوں کے فرائض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اس طرف توجہ دلائی گئی۔ کہ رشتہ داروں کے حقوق مکمل طور پر ادا کرو۔ اور اپنے بچوں کے لئے ایسا نمونہ ہو۔ کہ آنے والی نسلیں حقیقی مسلمان ثابت ہوں

سیدہ شوکت صاحبہ نے سکول کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ اور سکول کا سالانہ نتیجہ بیان کیا۔ جو بہت شاندار تھا مڈل کلاس کا نتیجہ بھی بہت اچھا رہا۔ اکتیس ۳۱ طالبات میں سے صرف ایک لڑکی فیل ہوئی۔ عربی اور دینیات میں سب نے اچھے نمبر حاصل کئے۔ دینیات میں کامیاب ہونے والی طالبات میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔

جلسہ کی حاضری ۵۰۰ کے قریب تھی معزز غیر احمدی خواتین کو کارڈ بھیج کر مدعو کیا گیا تھا۔ جنہوں نے اس جلسہ میں شامل ہو کر خوشی کا اظہار کیا۔

(سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شہر سیالکوٹ)

ولادت — مکرم بابو محمد اقبال صاحب گورنمنٹ کنٹریکٹر سیالکوٹ کو اللہ تعالیٰ نے ۲۳ اور ۲۴ کی درمیانی شب کو لڑکی عطا فرمائی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ بچی کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار قریشی نصیح الدین جمیل)

احرار کا دھوکہ دہی کا ایک انوکھا طریق

(از مکرم محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ لائلپور)

مائی کی جھگی (لائلپور) میں ایک مخلص احمدی مستری غلام نبی صاحب رہتے ہیں جو خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی بھی ہیں پچھلے دنوں دفتر وصیت ربوہ سے ان کے نام ایک چٹھی روانہ کی گئی جس میں ان کے گزشتہ سال کے چندہ کی تفصیل درج کر کے ان کو تحریک کی گئی تھی کہ دفتر کے حساب کے مطابق ان کے ذمہ جو بقایا نکلتا ہے اس کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں۔ اور اگر اندراجات میں کوئی غلطی ہو تو اس کی تصحیح کرا لیں۔ یہ چٹھی حلقہ کے پوسٹ مین نے غالباً نادانستہ طور پر کسی دوسرے شخص کو تقسیم کر دی۔ اخلاق کا تقاضہ تو یہ تھا کہ وہ شخص جس کو یہ چٹھی غلطی سے دی گئی تھی وہ یہ چٹھی بغیر اس پر کچھ لکھنے کے پوسٹ مین کو لوٹا دیتا یہ میری چٹھی نہیں یا لیٹر بکس میں ڈال دیتا۔ مگر "احراری تعلیم" کے مطابق کہا یہ گیا کہ جعلسازی کرتے ہوئے اس چٹھی پر یہ نوٹ لکھدیا۔ کہ میں اب مسلمان ہو چکا ہوں۔ آئندہ میرے ساتھ کسی قسم کی خط و کتابت کرنے کی تکلیف نہ کریں۔ اور میرا نام اپنے رجسٹر سے کاٹ دیں۔ میرا اب آپ کی جماعت سے کوئی واسطہ نہیں۔ یہ لکھ کر نیچے خود ہی غلام نبی کے جعلی دستخط کر دیئے۔ اور مرسل الیہ کا پتہ کاٹ کر دفتر کا پتہ کر کے اس چٹھی کو واپس بھیجدیا۔ وہاں سے جب یہ چٹھی مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ لائلپور کے پاس بغرض تحقیق واپس آئی تب احرار کی اس "مومنانہ چال" کا پتہ چلا۔ ممکن ہے اخبار "آزاد" میں بھی یہ خبر بھجوا دی گئی ہو کہ "مائی کی جھگی" کے ایک "مرزائی" نے اسلام قبول کر لیا۔ اس لئے "الفضل" میں یہ اعلان کر دینا ضروری سمجھا گیا۔ تاکہ تمام جماعت کے احباب اس فریب دہی سے اور جعلسازی سے مطلع رہیں۔

پاکستان کی قومی زبان میں
پاک پنجاب کی تمام مقتدر ہستیوں کا باتصویر تذکرہ

تعارف

زیر ترتیب ہے جو بہت جلد اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوگا۔

اگر آپ

چاہتے ہیں کہ پنجاب کی یہ شاندار تاریخ آپ کو بھی اپنے دامن میں سمیٹ لے، تو آج ہی

اس کے ٹکٹ

بھیج کر فارم شمولیت اور مفصل لٹریچر طلب فرمائیے۔

مینجر فرم حاجی کریم بخش شاہ ولی ناشران کتب ۲۳ انارکلی، لاہور

درخواستہائے دعا

فضل الرحمٰن صاحب سیالکوٹ کا لڑکا عطاء الٰہی سخت بیمار ہے۔ حالت تشویشناک ہے۔

محمد امین صاحب چوہدری کی لڑکی بشریٰ بیگم عمر ۱۳ سال ایک دو ماہ سے بوجہ کھانسی اور بخار بیمار ہے۔

حوالدار محمد حنیف صاحب رسالپور چھاؤنی کو بازو کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے تکلیف ہے۔ احباب ہر دو کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

مولوی محمد علی صاحب کو چیلنج
معہ ساٹھ ہزار روپیہ انعامات
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

قومی بچت

چندہ اخبار کی وصولی کے لئے دفتر کا یہ طریق ہے۔ کہ جس ماہ میں جس دوست کی قیمت اخبار ختم ہونیوالی ہو۔ اسکی اطلاع اخبار کے ذریعہ دی جاتی ہے اور لکھدیا جاتا ہے۔ کہ آپ کی قیمت اخبار ختم ہے۔ بذریعہ منی آرڈر یا دستی طور پر وصول نہیں ہوتی۔ اختتام میعاد سے دس دن قبل ان کی خدمت میں وی پی کر دیا جاتا ہے۔ اخبار باقاعدہ جاری رکھا جاتا ہے۔ اگر وی پی وصول نہ کیا جائے اور واپس آجائے تو اخبار روک لیا جاتا ہے۔

بعض اوقات وی پی کی رقم ڈاکخانہ سے وصول نہیں ہوتی۔ خریدار کی طرف سے اطلاع ملنے پر کہ انہوں نے وی پی وصول کر لیا ہے۔ بہر آنہ کا ٹکٹ لگا کر ڈاکخانہ سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ اس وی پی کی رقم آپ نے وصول فرمالی ہے ادا کریں۔ ڈاکخانہ تحقیقات کرتا ہے۔ اس شکایت پر بعض دفعہ کئی کئی مہینے اور بعض دفعہ سال بھی لگ جاتے ہیں۔ مگر رقم ملنے کی نوبت ہی نہیں آتی۔ اس لئے خریداران صاحبان کی خدمت میں عرض ہے کہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیا کریں اور وی پی کا انتظار نہ کیا کریں۔ اس سے وی پی کا خرچ اور دوبارہ فیس دینے کا خرچ۔ خط و کتابت کا وقت بچ جاتا ہے اس کے علاوہ پرچہ رک جانے کی شکایت ہی نہیں ہو سکتی۔

وی پی پر پانچ آنہ آپ کو دینے پڑتے ہیں۔ پھر ڈاکخانہ سے رقم نہ ملنے پر مزید چار آنہ خرچ کرنے پڑتے ہیں۔ خط و کتابت کرنی پڑتی ہے۔ اس میں آپ کا نقصان ہے اور پریشانی اس کے علاوہ ہوتی ہے۔ دفتر کے وقت کا نقصان ہوتا ہے اسلئے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ہی بھجوا دیا کریں۔

(مینیجر)

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیا کریں۔

تریاق اٹھرا۔ حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں۔ فی شیشی ۸/۲ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

ایران سے پاکستان کی دوستانہ بات چیت!

لندن ۲۵ مئی۔ کل یہاں اس کی توثیق ہو گئی ہے۔ کہ پاکستان نے حکومت ایران سے تیل کے جھگڑے کے متعلق دوستانہ گفتگو کی ہے۔ اس گفتگو کی تفصیل نہیں بتائی گئی ہے۔ لیکن قیاس کیا جاتا ہے۔ کہ گذشتہ چند دنوں کے اندر ہی یہ بات چیت ہوئی ہے۔ جس میں یہ امید ظاہر کی گئی ہے۔ کہ اس جھگڑے کا کوئی حل نکال لیا جا سکے گا۔ اور ایران اور برطانیہ کی حکومتیں بھی کوشش کریں گی۔ پاکستان سفارتخانہ کے ایک ترجمان نے بیان کیا۔ کہ ہمیں کراچی سے اس کے متعلق کوئی سرکاری اطلاع نہیں ملی ہے۔ لیکن انہوں نے یہ بھی کہا۔ کہ "اس معاملہ کا بعجلت طے پا جانا بہت ہی اچھا ہے۔ چند دن ہوئے لندن سے گذرتے ہوئے چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے کہا تھا۔ کہ پاکستان ۔ ۔ ۔ ۔ اس کا خواہاں ہے۔ کہ اس مسئلہ کے متعلق کوئی ایسا سمجھوتہ ہو جائے۔ جو ہر فریق کے لئے باعزت ہو۔ یہاں کے سیاسی حلقے پاکستان کے اس اقدام کو مفید سمجھ کر اس کا خیر مقدم کر رہے ہیں۔ خصوصاً اس لئے کہ یہ اقدام ایک ایسے اسلامی ملک نے کیا ہے جسے ایران اور ایرانی عزائم سے گہری دلچسپی ہے۔ لیاقت علی خان کے اس اقدام کو بہت سراہا جا رہا ہے۔ (ا۔ سٹار)

بین الاقوامی کانگرس میں پاکستانی مندوب

مقامی حکام کی بین الاقوامی یونین کی دسویں عالمگیر کانگرس برائٹن کے مقام پر ۲۵ جون سے ۳۰ جون تک ہوتی رہے گی۔ گذشتہ کانگرس ۱۹۴۹ء میں جنیوا کے مقام پر ہوئی تھی۔ اس عالمگیر اجتماع میں پاکستان و ہندوستان اور لنکا کے وفود بھی شریک ہونگے۔ کانگرس کے ایجنڈا میں دو موضوع خاص طور پر نمایاں ہیں۔ "مقامی حکومتیں اور تعلیم" اور "پانی کی بہم رسانی اور نالیوں کا انتظام" ان موضوعات پر یونین کی برطانوی کمیٹی کو مقالے بھیج گئے ہیں۔ وزارت مقامی حکومت و مہاجرین سندھ کے مشیر لفٹیننٹ کرنل ایف۔ جی ہل نے "کوڑا کرکٹ اور اس کی صفائی" پر مضمون تحریر کیا ہے۔ دریائی بورڈوں کی ایسوسی ایشن کے صدر سر آرتھر ہینڈرسن نے دریائی بورڈوں کے نقطہ نگاہ سے پانی اور نالیوں کے انتظام پر مقالہ بھیجا ہے۔ اور لورپول کارپوریشن واٹر ورکس کے چیف انجینئر کرنل ایف ہبرٹ نے "مقامی حکومت کے زاویہ نگاہ سے پانی کی بہم رسانی" پر اپنے خیالات جمع کئے ہیں۔

اس کے علاوہ "غذا اور پانی کے متعدی اثرات" پر کانگرس میں ایک دلچسپ رپورٹ زیر بحث آئے گی۔ جسے لندن کے ہیمر سمتھ بارو کے میڈیکل افسر آف ہیلتھ ڈاکٹر ایف ایم ڈرائی نے مرتب کیا ہے۔ (ب۔ و۔ س)

نتیجہ کا اعلان بعد میں ہوگا

لاہور ۲۵ مئی۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ ضلع جھنگ کے مندرجہ ذیل رول نمبروں والے امیدواروں کے نتیجے کا اعلان بعد میں ہوگا۔

۱۲۵۹۶، ۱۲۶۱۰، ۱۲۶۱۶

اور ۱۲۶۲۳

الفضل میں اشتہار دیکر تجارت کو فروغ دیں!

اقوام متحدہ کی قرارداد پر ڈاکٹر جمالی کی رائے

بغداد ۲۵ مئی:- عراقی ایوان نمائندگان کے صدر ڈاکٹر فاضل الجمالی نے شام کے خلاف حالیہ یہودی جارحانہ اقدام پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ اقوام متحدہ کی حفاظتی کونسل کی حالیہ قرارداد سے پتہ چلتا ہے۔ کہ بڑی طاقتوں نے یہ محسوس کرنا شروع کر دیا ہے۔ کہ اب یہ جارحانہ حملے حد سے بڑھ گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر مشرق وسطے میں مزید بے اطمینانی پیدا نہیں ہونی دینی ہے۔ تو یہ لازمی ہے کہ ایسے جارحانہ اقدامات کا کم از کم عارضی ہی طور پر سدباب کیا جائے۔

ڈاکٹر جمالی نے کہا کہ حفاظتی کونسل کی قرارداد کے ذریعہ بڑی طاقتوں نے پہلی مرتبہ یہودی زیادتی کو تسلیم کیا ہے۔ اور امید ہے کہ وہ دن بھی زیادہ دور نہیں ہے۔ جب وہ یہ بھی محسوس کریں گے۔ کہ فلسطینی عوام کے ساتھ کیسی شدید بے انصافی ہوئی ہے۔ اور اس کی تلافی کی کوشش کریں گے۔

جلسہ

مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ اسلامیہ پارک کے زیر اہتمام مورخہ ۲۷ مئی بروز اتوار بعد از نماز مغرب مسجد احمدیہ حلقہ میں ایک جلسہ منعقد ہوگا۔ جس میں پروفیسر فیض الرحمن صاحب فیضی آف تعلیم الاسلام کالج "پاکستان کی اقتصادی ترقی" کے موضوع پر اردو میں تقریر فرمائیں گے۔ احباب جماعت سے شمولیت کی درخواست کی جاتی ہے۔

عبدالسمیع قائمقام زعیم حلقہ اسلامیہ پارک لاہور

درخواست دعا:- ہمارا امتحان ۲۹ ماہ رواں کو شروع ہو رہا ہے۔ صحابہ کرام۔ درویشان قادیان اور دیگر احباب سلسلہ سے التجا ہے کہ مجھے اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

خاکسار ۔ ۔ ۔ ایف ۔ اے۔ ڈی ایل سٹوڈنٹ لاء کالج لاہور

اصلی مجرم

احراریوں نے لائلپور میں کس طرح پروگرام بنا کر شہر کی فضا کو مکدر کیا۔ اور پھر ایک بے گناہ نہتے احمدی پر دن دہاڑے سربازار قاتلانہ حملہ کر دیا۔ ایک مقامی اخبار اس واقعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے اپنے ایڈیٹوریل نوٹ میں رقمطراز ہے کہ:-

"ہم اپنے معاصر (اعلان ناقل) کو یقین دلاتے ہیں کہ کارخانہ بازار میں جو احراری مرزائی تصادم ہوا تھا اور جسے معاصر کا "بے باک و آزاد خیال" ایڈیٹر مسلمان مرزائی تصادم قرار دیتا ہے۔ بالکل غلط ہے۔ یہ تصادم مجلس احرار لائلپور کے "لاڈلے سپوتوں" کا پیدا کردہ تھا۔ کاش معاصر مذکور اپنے اخبار کی گذشتہ اشاعتیں دیکھتا جن میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے جلسے منعقدہ ۳۰ اپریل کی روئداد میں مرزا جانباز کا چیلنج شائع کیا گیا۔ کاش کہ ان شائع شدہ الفاظ کو ذہن میں رکھتا کہ اگر لائلپور پولیس نے کارخانہ بازار سے مرزائیت کی تبلیغ کا اڈہ صبح دس بجے تک نہ اٹھوایا تو ہم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔"

اس کے بعد معاصر اعلان نے اپنی ۲۴ اپریل ۱۹۵۱ء کی اشاعت میں اظہار تشکر کے طور پر حسب ذیل خبر صفحہ اول پر شائع کی۔

کارخانہ بازار

مرزائیت کا اڈہ اٹھ گیا

لائلپور ۲۲ اپریل مجلس احرار کے جلسے میں جانباز مرزا نے جو اعلان کیا تھا اس کے بعد لائلپور پولیس نے کارخانہ بازار سے مرزائیت کا اڈہ اٹھا دیا ہے۔ عامۃ المسلمین پولیس کے اس بروقت اقدام سے مطمئن ہے۔"

(روزنامہ اعلان ۲۴ اپریل ۱۹۵۱ء)

اب فرمائیں ہمارے معاصر محترم کہ اس فتنہ کو کس نے ہوا دی اور کس نے فرقہ وارانہ ماحول پیدا کیا۔ ہم اپنے معاصر سے یہ درخواست کریں گے کہ آپ شوق سے مجلس احرار کو سپورٹ کیجئے۔ مگر خدارا اتنے آلہ کار تو نہ بنیں کہ حق و باطل کی تمیز سے بھی بے پرواہ ہو جائیں۔"

(روزنامہ غریب لائلپور ۷ مئی ۱۹۵۱ء)

(۴) "مگر اس مقدمہ کے سلسلے میں اس اصول کا احترام اس مصلحت کے پیش نظر بھی ضروری ہے کہ غیر محتاط قیاس آرائیوں اور تبصروں سے کہیں کوئی کام کی بات ملک کے دشمنوں کے ہاتھ نہ لگ جائے۔"

(نوائے وقت ۲۴ مئی ۱۹۵۱ء)

تبلیغ اسلام اور ہمارا فرض (بقیہ)

اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا۔ لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اتارنے سے تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی۔" (تذکرہ ص ۲۸۶)

پس آسمانی بادشاہت کے دن قریب ہیں اور خدا کا ہاتھ کفر کو مٹانے والا ہے یہ سب کچھ ہوگا مگر چاہیئے کہ ہم سے ہر ایک اس فتح کے دن کو قریب سے قریب تر لانے والا ہو۔ تا خدا کی بادشاہت میں اس کا نام بھی سمجھا جائے۔ وہ دن تو ضرور آئے گا مگر ہمارا تغافل ہمارے اپنے لئے موت ہوگا۔ خدا کے کام ہو جائیں گے۔ مگر سہرا کسی اور کے سر بندھے گا۔ لیکن نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ آج ہم میں سے ہر فرد اس امر کا تہیہ کر لے کہ ہم اس آسمانی بادشاہت کو قریب لانے کی کوشش کریں گے۔ ہم اپنے بھولے بھٹکے ہوئے ساتھیوں کو اپنا محبت بھرا پیغام پہنچائیں گے۔ اور اس وقت تک چین سے نہ بیٹھیں گے جب تک کہ خدا کا جلال دنیا پر ظاہر نہ ہو۔ دنیا کی محبت کی بھوکی ہے۔ ہمارا فرض ہے ان سے محبت کا اظہار کریں نہیں بلکہ ثبوت دیں نہیں بلکہ ثبوت دیں کہ ہمارے آقا کا یہی حکم ہے"

احتیاط کی ضرورت

راولپنڈی کے مقدمہ سازش کے سلسلہ میں آج سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا کہ اسکی کارروائی جون ۱۹۵۱ء کے دوسرے ہفتہ میں حیدر آباد سندھ میں شروع ہوگی۔ اس اعلان کے بعد مقدمہ کے سلسلہ میں زبانی اور تحریری قیاس آرائیوں اور تبصروں کا سلسلہ ختم ہو جانا چاہیئے یوں تو تمام مقدموں کے بارے میں بھی یہ ایک مسلمہ اصول ہے کہ مقدمہ عدالت میں چلا جائے تو اس پر تبصرہ بند ہو جانا چاہیئے۔ (ڈان)